8

شیخ سعدیؔ کا خواب

ایران کے شہر شیراز میں ایک لڑکا رہتا تھا۔ اس کا نام مُصلحُ الدّین تھا۔ ابھی وہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کا انتقال ہوگیا۔ اب ماں ہی اس کا سہارا تھی۔ عید کیا آئی جیسے ماں کے امتحان کا وقت آ گیا۔ مُصلحُ الدّین کے لیے ماں نے نئے کپڑے اورنئی ٹوپی کا کسی نہ کسی طرح انتظام کر دیا مگر نیا جوتا خریدنا اُس کے بس کی بات نہ تھی۔

ماں نے اپنے بیٹے سے کہا، ’’ کاش! میں تیرا یہ ارمان پورا کرسکتی۔‘‘ یہ کہتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

’’امّی آپ رو رہی ہیں‘‘، مُصلحُ الدّین نے ماں کو روتا دیکھ کر کہا، ’’ جانے دیجیے، مجھے جوتے نہیں چاہئیں‘‘۔

مُصلحُ الدّین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اس کی ضد نے ماں کو اتنا دُکھ پہنچایا۔ لیکن تیر تو کمان سے نکل ہی چُکا تھا۔ اب وہ

سوائے پچھتاوے کے کر بھی کیا سکتا تھا۔ مصلح الدین کا سارا دن اسی الجھن میں گزرا۔ رات کو جب وہ سونے کے لیے لیٹا تو اُسے نیند نہ آئی۔ وہ بہت دیر تک کروٹیں بدلتا اور سوچتا رہا کہ خدا نے اسے غریب کیوں بنایا؟

تھوڑی دیر میں اسے نیند آ گئی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ اُسے ایسا لگا جیسے کوئی اندر داخل ہوا ہے۔ وہ کوئی اور نہیں، ایک فرشتہ تھا۔ اس نے مصلح الدین سے کہا۔ ''آؤ، میرے ساتھ، میں تمھیں ایک ایسی دنیا دکھاؤں جہاں تمھیں اپنے سارے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ پھر تمھیں کوئی شکایت ہی نہ رہے گی۔''

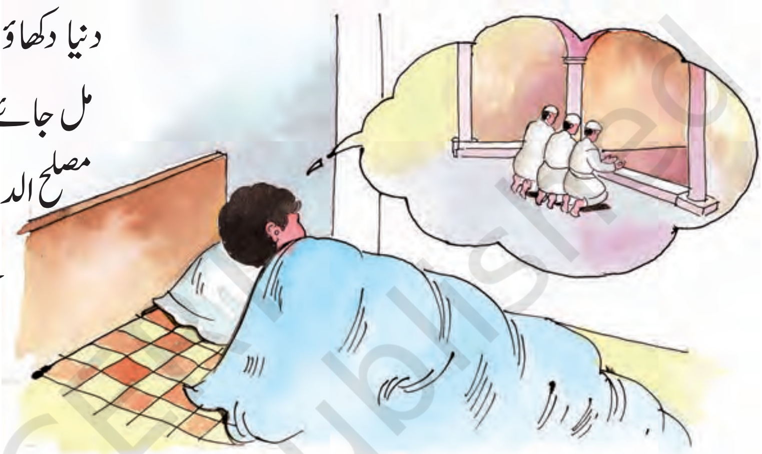

مصلح الدین کو اور کیا چاہیے تھا۔ وہ خوشی خوشی اُٹھا اور فرشتے کے پیچھے چلنے لگا۔ ایک مقام پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ اس نے دیکھا کہ تین آدمی سجدے میں گڑ گڑا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک اندھا تھا۔ وہ دُعا کر رہا تھا، ''یا اللہ! مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ تُو میری ساری دولت لے لے اور مجھے آنکھیں دے دے۔''

دوسرا فریاد کر رہا تھا، ''اے خدا! تو بڑا مہربان ہے۔ مجھ پر بھی رحم کر، مجھے سننے کی طاقت عطا فرما دے۔''

تیسرا شخص جس کی ایک ہی ٹانگ تھی، رو رو کر کہہ رہا تھا، ''اے اللہ! کسی طرح مجھے دوسری ٹانگ عطا کر دے۔ اس کے سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے۔''

یہ سب دیکھ کر مصلح الدین کے سامنے ساری حقیقت ظاہر ہو گئی۔ وہ سوتے سوتے اچانک جاگ اُٹھا۔ اسے پتا چل گیا تھا کہ دنیا میں مجھ سے بھی زیادہ مجبور لوگ ہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خدا نے تو مجھے دو روشن آنکھیں، دو مضبوط ٹانگیں اور دو سننے والے کان عطا کیے ہیں۔ پھر میں اُس خدا سے کس بات کی شکایت کروں؟

''ارے بیٹا! تم ابھی تک نہیں اُٹھے، کب تک سوؤ گے؟'' ماں کی آواز آئی۔ ''عید گاہ نہیں جاؤ گے؟''

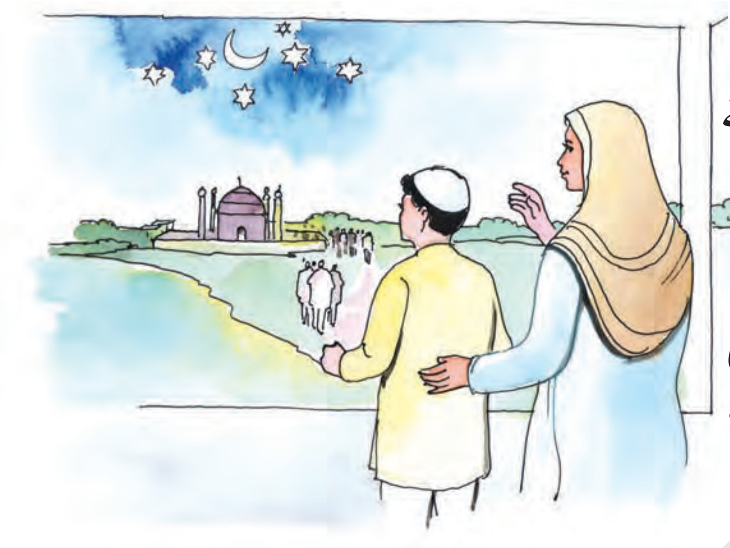

اب اُٹھو بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ، اللہ نے چاہا تو اگلے برس جوتے بھی دلا دوں گی۔'' ماں نے یہ کہتے ہوئے بڑے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

''نہیں امّی، مجھے کچھ نہیں چاہیے۔''

مصلح الدین نے کہا، ''مجھے اللہ نے اور بھی بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں۔''

اس نے خواب کا سارا ماجرا ماں سے کہہ سُنایا۔

مصلح الدین نام کا یہ بچّہ آگے چل کر فارسی زبان کا بہت بڑا ادیب اور شاعر ہوا۔ اس نے شیخ سعدؔی کے نام سے دنیا بھر میں شہرت پائی۔ ''گلستاں'' اور ''بوستاں'' ان کی دو مشہور کتابیں ہیں۔

© NCERT not to be republished

مشق

I   پڑھیے اور سمجھیے:

والد	:	باپ
انتقال ہونا	:	مرجانا
کاش	:	کیا ہی اچھا ہوتا، خدا کرے
ارمان	:	خواہش
تیر کمان سے نکل جانا (محاورہ)	:	ایسی بات کا زبان سے نکل جانا جس پر پچھتانا پڑے۔
مقام	:	جگہ

سجدہ	:	خدا کے آگے سر جھکانا، زمین پر ماتھا ٹیکنا
فرشتہ	:	اللہ کی ایک مخلوق جسے ہم کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے
گڑگڑانا	:	رو رو کر دُعا کرنا
عطا کرنا	:	دینا
حقیقت	:	سچائی
ظاہر ہونا	:	سامنے آجانا
روشن	:	چمک دار
عیدگاہ	:	عید کی نماز پڑھنے کی جگہ
نعمتوں	:	نعمت کی جمع، اچھی چیزوں
نوازنا	:	مہربانی کرنا
شکر گزار	:	احسان ماننے والا، شکر کرنے والا
ادیب	:	زبان و ادب کی کتابیں لکھنے والا
شہرت پانا	:	نام پیدا کرنا

سوچیے اور بتائیے:

II
1۔ عید کے دن ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں آ گئے؟
2۔ مصلح الدین کا سارا دن اُلجھن میں کیوں گزرا؟
3۔ خواب میں فرشتے نے بچّے سے کیا کہا؟
4۔ بچّے کو کیسے پتا چلا کہ دنیا میں اس سے بھی زیادہ مجبور لوگ ہیں؟
5۔ بچّے نے آخر میں خدا کا شکر کیوں ادا کیا؟
6۔ بچّے نے کس نام سے شہرت پائی؟

© NCERT not to be republished

III خالی جگہ بھریے:

1۔ ایران کے شہر .... میں ایک لڑکا رہتا تھا۔

2۔ ابھی وہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کا .... ہو گیا۔

3۔ عید کیا آئی جیسے ماں کے .... کا وقت آ گیا۔

4۔ وہ خوشی خوشی اٹھا اور .... کے پیچھے چلنے لگا۔

5۔ مصلح الدین نام کا یہ بچّہ آگے چل کر .... زبان کا بہت بڑا ادیب اور شاعر ہوا۔

6۔ اُن کی دو مشہور کتابیں .... اور .... ہیں۔

IV نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

خواب عید امتحان ٹوپی ماں آنسو

V نیچے دیے ہوئے جملوں میں سے اسم اور صفت تلاش کر کے لکھیے:

1۔ ماں نے نئے کپڑے اور نئی ٹوپی کا کسی نہ کسی طرح انتظام کر دیا۔

2۔ تو نے مجھے دو روشن آنکھیں، دو مضبوط ٹانگیں عطا کی ہیں۔

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

شیخ	انتقال	غلطی	ضد	مقام	حقیقت
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished